

## 5 بیرونی شعبہ

### 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے بیرونی کھاتوں میں مزید بگاڑ کی نشاندہی ہوتی ہے اور مجموعی خسارہ بڑھ کر ایک ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو پہلی سہ ماہی میں 0.8 ارب ڈالر تھا۔ اس طرح، مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں خسارہ 1.8 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً ایک ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔

بیرونی کھاتے کے بگاڑ میں جاری اور مالی کھاتے دونوں کی ابتری نے کردار ادا کیا۔

جاری کھاتے میں یہ بگاڑ تجارتی خسارے میں اضافے کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات کی نمو گزشتہ برس کے 19.3 فیصد سے گر کر 9.1 فیصد پر آ گئی تھی۔

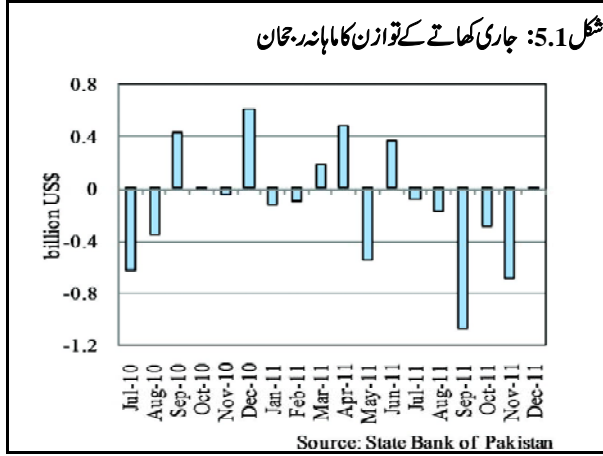
مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں ہونے والی 17.8 فیصد نمو گزشتہ برس کے 11.2 فیصد سے زیادہ رہی۔ اس میں 60 فیصد سے زائد

اضافہ پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی درآمدات میں ہوا جن کی اکائی قدریں بالترتیب 37.2 فیصد اور 18.7 فیصد بڑھ گئی تھیں۔

درآمدات میں اضافے کا سبب اکائی قدروں کا بڑھنا تھا جبکہ برآمدات خصوصاً ٹیکسٹائلز کے سکڑنے میں مقدار کی کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات پر اہم منڈیوں (یورپی یونین اور امریکہ) میں طلب کی سست روی نے بھی منفی اثرات مرتب کیے تھے تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائلز کی اکائی قدروں میں وسیع البہا اضافے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملکی مسائل خصوصاً توانائی کی قلت ملکی برآمدات کی سست رفتاری کی اہم ترین وجہ ہو سکتی ہے۔<sup>55</sup>

<sup>55</sup> آخری اکتوبر نومبر 2011ء تک یورپی یونین اور امریکہ کی دنیائے ٹیکسٹائل برآمدات میں بالترتیب 18 فیصد اور 8.1 فیصد کمی آئی ہے۔

| جدول 5.1: بیرونی کھاتوں کا خلاصہ |             |              |               |                                  |
|----------------------------------|-------------|--------------|---------------|----------------------------------|
| ارب امریکی ڈالر                  |             |              |               |                                  |
| م 12ء                            |             |              |               |                                  |
| پہلی ششماہی - م 11ء              | پہلی ششماہی | پہلی سہ ماہی | دوسری سہ ماہی |                                  |
| 0.0                              | -2.3        | -1.3         | -1.0          | الف - جاری حسابات کا توازن       |
| -5.8                             | -7.8        | -4.2         | -3.6          | (i) تجارتی توازن                 |
| 11.1                             | 12.1        | 6.1          | 6.0           | برآمدات                          |
| 16.9                             | 19.9        | 10.3         | 9.6           | درآمدات                          |
| -0.3                             | -1.3        | -0.7         | -0.6          | (ii) خدمات کے کھاتے کا توازن     |
| -1.5                             | -1.6        | -0.6         | -1.0          | (iii) آمدنی کے کھاتے کا توازن    |
| 7.6                              | 8.4         | 4.2          | 4.2           | (iv) جاری منتقلیاں               |
| 5.3                              | 6.3         | 3.3          | 3.0           | ترسیلات زر                       |
| 1.0                              | 0.4         | 0.6          | -0.2          | ب - مالی سرمایہ جاتی توازن       |
| 0.8                              | 0.5         | 0.2          | 0.3           | (i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری |
| 0.2                              | -0.1        | 0.0          | -0.1          | (ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری   |
| 0.0                              | 0.0         | 0.4          | -0.4          | (iii) دیگر                       |
| 0.0                              | 0.1         | 0.0          | 0.1           | ج - غلط اور بھول چوک             |
| 1.0                              | -1.8        | -0.8         | -1.0          | مجموعی توازن (الف + ب + ج)       |
| 17.2                             | 16.9        |              |               | زرمبادلہ کے ذخائر (31 دسمبر)     |
| 85.7                             | 89.9        |              |               | شرح مبادلہ (31 دسمبر)            |
| س - عبوری                        |             |              |               |                                  |
| ماخذ: بینک دولت پاکستان          |             |              |               |                                  |



پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے بگاڑ میں سست روی کسی حد تک اطمینان بخش ہے (شکل 5.1)۔ خصوصاً، مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے 1.3 ارب ڈالر خسارے کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ ایک ارب ڈالر رہا (جدول 5.1)۔ اس کا اہم سبب دوسری سہ ماہی کے تجارتی خسارے میں کمی ہے جبکہ ملکی خدمات کا خسارہ اور جاری منتقلیاں کم و بیش دونوں سہ ماہیوں میں یکساں رہیں۔

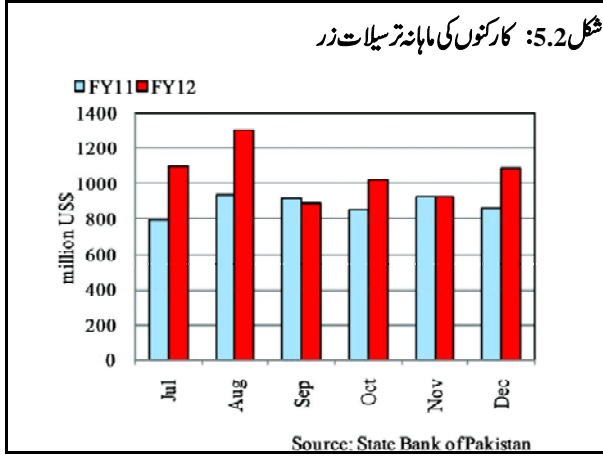
مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے مقابلے میں مالی اور سرمایہ جاتی کھاتے کے بگاڑ میں تیزی دیکھی گئی۔ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالی اور سرمایہ جاتی کھاتے میں 0.6 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا لیکن دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں 0.2 ارب ڈالر کا خسارہ رہا۔ نئی رقم کی آمد محدود رہی جبکہ روپے کی قدر میں کمی کے خدشات نے درآمد کنندگان کو بھاری مقدار میں تجارتی قرضے واپس کرنے کی ترغیب دی جس کی وجہ سے دوسری سہ ماہی میں مالی کھاتے خسارے کا شکار ہو گیا۔ اسی طرح، مالی اور سرمایہ جاتی کھاتوں کا فاضل مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 0.4 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں ایک ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا (جدول 5.1)۔

اگرچہ حکومت پر امید ہے کہ اسے پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی، 3 جی لائسنس فیس اور یورو بانڈ کے اجرا کی رقم موصول ہو جائیں گی لیکن ابھی تک یہ رقم نہیں مل سکیں۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری و مالی کھاتوں میں بگاڑ اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھانے کا باعث بنا اور پاکستان کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 1.4 ارب ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ شرح مبادلہ 4.4 فیصد گر گئی۔ تجارتی خسارہ بڑھنے اور بیرونی قرضوں کی واپسی کے نتیجے میں دوسری ششماہی کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس پس منظر میں حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ سٹے بازی کے غیر ضروری دباؤ سے بچنے کے لیے بیرونی پوزیشن میں بہتری لانے کے متعلق ایک واضح اور ٹھوس حکمت عملی تیار کرے۔

## 5.2 جاری کھاتہ

اگرچہ جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کا بڑا سبب تجارتی خسارے کا بڑھنا تھا تاہم خدمات کھاتے کے خسارے میں اضافے نے بھی مالی سال



12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

خدمات کے کھاتے کا خسارہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر ہو گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.3 ارب ڈالر تھا۔ خسارہ بڑھنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی مد میں بیرونی رقوم نہ ملنا اور (2) سفری خدمات کے لیے رقوم کے اخراج میں اضافہ۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے

کہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں 743 ملین ڈالر ملنے کے بعد سے پاکستان کو رواں مالی سال کے دوران سی ایس ایف کی مد میں کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

جاری منتقلیات واحد عنصر تھا جو بیرونی شعبے میں اطمینان کا باعث رہا اور اس میں جولائی تا دسمبر م س 12ء کے دوران 9.7 فیصد کی سال بسال نمو دیکھی گئی۔ جاری منتقلیوں میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں 19.5 فیصد کی صحت مند نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 16.8 فیصد تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں ستمبر 2011ء میں تیزی سے کمی ہوئی اور بعد کے مہینوں میں پھر بہتری آ گئی (شکل 5.2)۔<sup>56</sup>

ترسیل کے ذرائع کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں 24.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مبادلہ کمپنیوں کی رقوم میں 4.7 فیصد کمی آئی۔ اگست 2009ء میں پاکستان ری بی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے آغاز سے بینکاری ذرائع سے ترسیلات میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری ذرائع سے موصول ہونے والی ترسیلات زر کا حصہ 89 فیصد رہا جبکہ مالی سال 11ء میں 84 فیصد اور مالی سال 10ء میں 76 فیصد تھا۔

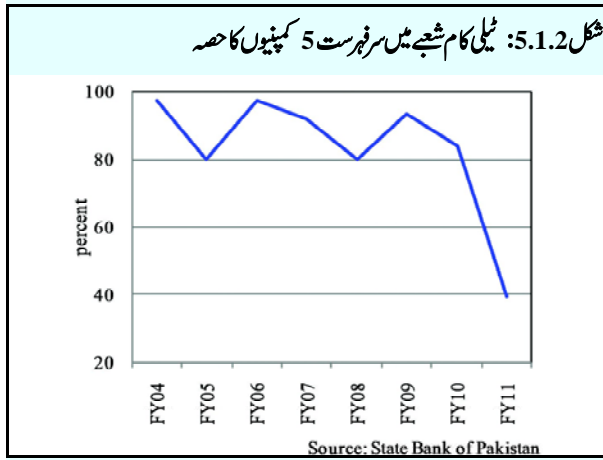
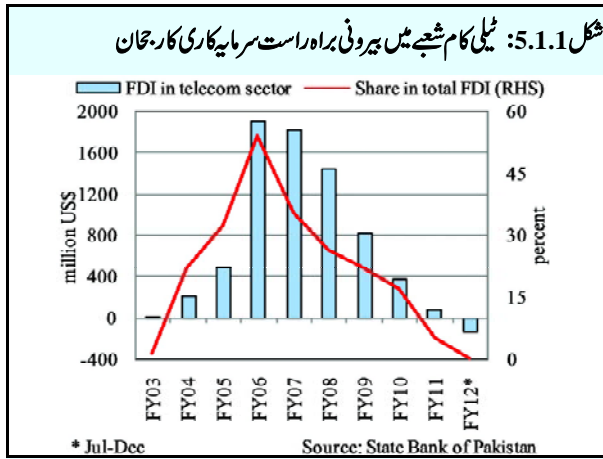
### 5.3 مالی کھاتہ

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے کا فاضل گر کر 309 ملین ڈالر ہو گیا جبکہ گذشتہ برس 990 ملین ڈالر تھا۔ قرضوں اور غیر قرضہ جاتی رقوم (سرمایہ کاری) دونوں میں کمی نے فاضل کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران 532 ملین ڈالر رہی جبکہ گذشتہ برس اس مد میں 840 ملین ڈالر آئے تھے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی شعبہ جاتی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی میں اہم حصہ ٹیلی کام شعبے کا ہے جس میں 232

<sup>56</sup> ستمبر 2011ء میں ترسیلات زر میں ماہ بہ ماہ 32 فیصد کمی آئی جس سے جاری کھاتے کا خسارہ مزید بڑھ گیا۔ ترسیلات زر میں کمی کی وجوہات میں موکی سٹ روی، مجازی پیسز کے کمیشن کی ادائیگی میں تاخیر اور بازار مبادلہ میں بے بازی کا دباؤ شامل ہیں۔

ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ اس مدت کے دوران ٹیلی کام شعبے میں رقوم کی آمد میں کمی کا اہم سبب ایک موبائل فون کمپنی کی جانب سے بے سرمایہ کاری ہے۔ ماضی میں غیر ملکی سرمایہ کار ٹیلی کام شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں دلچسپی لیتے رہے تھے لیکن گزشتہ چند برسوں سے اس میں کمی آرہی ہے جس کے عوامل کا تجزیہ باکس 5.1 میں کیا گیا ہے۔



**باکس 5.1: ٹیلی کام شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری**  
مالی سال 08 تا 05ء کے دوران ٹیلی کام کا شعبہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے سب سے پرکشش شعبوں میں شامل رہا ہے (شکل 5.1.1)۔ مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ٹیلی کام کے شعبے کا حصہ بتدریج بڑھتے ہوئے مالی سال 06ء میں 45 فیصد تک پہنچ گیا تھا۔ م 08 تا 05ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو بڑھانے میں پی ٹی سی ایل کی چمکاری اور بیرونی موبائل فون کمپنیوں کی سرمایہ کاری نے اہم کردار ادا کیا۔ ابتدا میں ٹیلی فون اور وارد اور بعد میں چائنا موبائل کمپنیاں سامنے آئیں۔

ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافے کا ایک اہم سبب پی ٹی سی ایل کی چمکاری تھی اور اس کی چمکاری کی آمدنی کو منہا کرنے کے باوجود ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سطح حوصلہ افزا رہی۔ ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پانچ کمپنیوں تک مرکوز رہی (پی ٹی سی ایل، ٹیلی فون، وارڈ، پاک کام اور چائنا موبائل)۔ مالی سال 04ء تا 10ء کے دوران ان کمپنیوں میں غیر ملکی سرمایہ کاری اس شعبے میں ہونے والی مجموعی سرمایہ کاری (اوسطاً) کا 95 فیصد بنتی ہے۔ تاہم، مالی سال 11ء میں ان پانچ کمپنیوں کی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی آگئی (شکل 5.1.2)۔ مالی سال 11ء کے دوران کیو پی (آگیرے کا ذیلی ادارہ)، وٹین اور وائے ٹرانسپیریٹ براڈ بینڈ انٹرنیٹ کی سہولتیں فراہم کرنے والی کمپنیوں کے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔

مذکورہ کمپنیوں کے حصے میں کمی کے عوامل ذیل میں دیے گئے ہیں:  
مالی سال 05ء میں پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) کا 26 فیصد حصہ انتظامی کنٹرول کے ساتھ اتصالات کو 2.8 ارب ڈالر

میں فروخت کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ رقم ملنے سے مالی کھاتے کے فاضل کو بڑھانے میں مدد ملی لیکن حکومت پاکستان اور اتصالات کے درمیان زمین اور جائیداد کی ملکیت کی قانونی منتقلی کے معاملے پر تنازع کے باعث کمپنی نے 800 ملین ڈالر کی ادائیگی روک دی تھی۔ اگر اس مسئلے کو حل کر لیا جاتا ہے تو مالی کھاتے میں 800 ملین ڈالر کی رقم منتقل ہو سکتی ہے۔

بے سرمایہ کاری کا ایک اور اہم سبب پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے پاک کام (انشافون) کے لائسنس کی معطلی تھی کیونکہ پاک کام آئندہ چند برسوں کے لیے لائسنس فیس کی مد میں 291 ملین ڈالر کی ادائیگی کے واجبات ادا کرنے میں ناکام رہا تھا۔ ناکام قانونی لڑائی کے بعد پاک کام نے مالی سال 10ء سے بے سرمایہ کاری شروع کر دی۔<sup>57</sup> حکومت نے حال ہی میں انشافون کے لائسنس کی دوبارہ نیلامی کا فیصلہ کیا ہے جس سے آئندہ مہینوں میں 291 ملین ڈالر حاصل ہونے کی امید ہے۔

<sup>57</sup> ایم/ایس پاک کام (انشافون) نے پی ٹی اے کے فیصلے کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا جسے عدالت نے خارج کر دیا۔ آپریٹر نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی تھی لیکن اعلیٰ عدالت نے بھی 27 مئی 2010ء کو پی ٹی اے کے حق میں فیصلہ دیا۔ یہ فیصلہ ملنے پر پی ٹی اے نے 24 جنوری 2011ء کو منسوختی کا حتمی آرڈر جاری کر دیا۔

فی صارف اوسط آمدنی (اے آر پی یو) میں کمی بھی تمام موبائل فون آپریٹرز کو درپیش ایک اہم مسئلہ ہے۔<sup>58</sup> مالی سال 04ء تا 09ء کے دوران تین غیر ملکی موبائل فون کمپنیوں کی آمد اور مسابقت کی وجہ سے ان کے منافع میں کمی شروع ہو گئی اور ماہانہ اے آر پی یو مالی سال 07ء کے 3.2 ڈالر سے گزرمالی سال 09ء میں اور اس سے آگے صرف 2.4 ڈالر رہ گیا اور دسمبر 2010ء کے تازہ ترین اعداد و شمار میں بھی ماہانہ اے آر پی یو صرف 2.5 ڈالر ہے۔<sup>59</sup> گرتی ہوئی اوسط آمدنی کی وجہ سے موجودہ موبائل فون کمپنیاں نہ صرف نئی سرمایہ کاری کرنے سے ہٹ چکی ہیں بلکہ ان میں سے ایک موبائل کمپنی مسلسل پاکستان سے بے سرمایہ کاری کر رہی ہے۔

آخر مالی سال 11ء تک موبائل فون کی ٹیلی گھنائیت 65 فیصد تک پہنچ گئی تھی جبکہ مالی سال 04ء میں صرف 3 فیصد پر تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلی کام کا شعبہ سیر شدگی کی سطح تک پہنچنے والا ہے۔ یہ عامل اس شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ علاوہ ان میں یقین ہے کہ پی ٹی اے کی جانب سے 16 ملین غیر رجسٹرڈ سمر کی منسوخی سے بھی موجودہ موبائل فون کمپنیوں کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

یہ عوامل ہیں جو پاکستان میں ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ تاہم، 3 جی لائسنسوں کی نیلامی اور اتصالات کی جانب سے پی ٹی سی ایل کی جھکاری کی رقوم کے متوقع اجرا سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ایک بار بحیرہ تیزی آ سکتی ہے۔

جزدانی سرمایہ کاری میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 140 ملین ڈالر کا اخراج (خالص) دیکھا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 219 ملین ڈالر کی خالص رقوم موصول ہوئی تھیں۔ تفصیلات سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایکویٹی تسکات کی مد میں 375 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جو زیر جائزہ مدت میں اسٹاک مارکیٹ میں مندی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 12ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس مراعات کے باوجود معین آمدنی و وثیقہ جات میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری گزشتہ برس کی سطح پر رہی۔<sup>60</sup> اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر معاشی عوامل بیرونی رقوم کی آمد میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ عالمی مسابقتی اشاریے 2011-12ء سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مسابقت کے لحاظ سے 142 ملکوں میں سے پاکستان 118 ویں نمبر پر ہے۔ اہم مسائل میں سیاسی عدم استحکام، کرپشن اور پالیسیوں میں عدم تسلسل شامل ہیں۔ اشاریے سے مزید پتہ چلتا ہے کہ امن و امان کی صورتحال اور دہشت گردی کی لاگت کے لحاظ سے صومالیہ کے بعد پاکستان دوسرا بدترین ملک ہے۔<sup>61</sup>

دیگر سرمایہ کاری کے زمرے میں جو پیشتر غیر ملکی قرضوں پر مشتمل ہے زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی۔ قرضوں کی تقسیم میں 7 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ سب سے زیادہ کمی پروگرام قرضوں کی وصولیوں میں آئی (389 ملین ڈالر)۔ تاہم منصوبہ جاتی قرضوں کی وصولیوں میں 438 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔<sup>62</sup> آئندہ مہینوں میں ملنے والی ممکنہ بیرونی رقوم میں عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے منصوبہ جاتی قرضوں کی مد میں 1.2 تا 1.7 ارب ڈالر شامل ہیں۔

تجارتی مالکاری میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 412 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 328 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔<sup>63</sup> اس کمی کا اہم سبب زرمبادلہ قرضوں کی واپسی تھی جس میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث تیزی آ گئی تھی۔<sup>64</sup>

<sup>58</sup> اے آر پی یو کی ملک کی ٹیلی کام مارکیٹ کی مالی حالت کی پینٹش کے اہم اظہار یوں میں سے ایک ہے۔

<sup>59</sup> پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی، ٹیلی کام سہ ماہی رپورٹ دسمبر 2010ء۔

<sup>60</sup> سرکاری تسکات میں غیر اقامتی شہریوں کی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے قابل کنوٹی منافع پر 10 فیصد کی شرح کے دوہولڈنگ ٹیکس کو حتی ٹیکس کا درجہ دینے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس اقدام سے غیر اقامتی شہریوں کو آکر ٹیکس ریٹرن جمع کرانے کی لازمی شرط پر عمل نہیں کرنا ہوگا اور اس سے ملکی معیشت ترقی کرے گی۔

<sup>61</sup> عالمی مسابقتی رپورٹ 2011-12ء، عالمی اقتصادی فورم۔

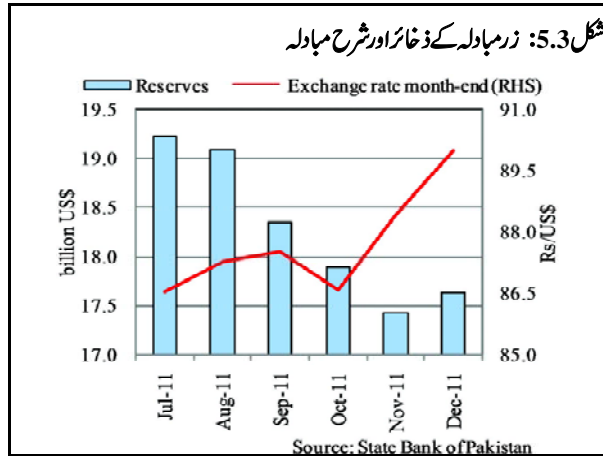
<sup>62</sup> منصوبہ جاتی قرضے کو صرف کسی مخصوص منصوبے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے اور اسے دیگر مقاصد میں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ دوسری جانب پروگرام قرضہ کسی ایک مخصوص منصوبے کے ساتھ مجموعی معاشی ترقی کے لیے بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

<sup>63</sup> تجارتی مالکاری بنیادی طور پر ایسی مالکاری ہوتی ہے جسے بینک در آمد / برآمد کنندگان کو اشیا سازی، پروسیسنگ، نیم ہیکٹرنگ اور دیگر تجارتی سرگرمیوں کے لیے دیا جاتا ہے۔

<sup>64</sup> تجارتی مالکاری میں کمی کا اہم سبب در آمد کنندگان کی جانب سے قرضوں کی واپسی ہے۔

| جدول 5.2: جولائی تا دسمبر کے دوران زرمبادلہ رقم کی آمد کے ذرائع |         |   |
|---|---------|---|
| ملین امریکی ڈالر  |         |   |
| مئی 12ء   | مئی 11ء |   |
| 850.0   | 1,540.0 | اسٹیٹ بینک کی خریداریاں                                     |
| 2,194.0   | 3,251.1 | تبادلہ  |
| 1,555.5   | 2,843.8 | امدادی ایجنسیاں و دیگر                                      |
| 2.6   | 454.5   | عالمی مالیاتی فنڈ   |
| 87.1  | 19.9    | آئی بی آر ڈی  |
| 161.2   | 78.7    | عالمی ادارہ ترقیات  |
| 206.9   | 133.7   | ایشیائی ترقیاتی بینک  |
| 138.9   | 109.8   | اقوام متحدہ کے فنی دستے                                     |
| 66.9  | 202.2   | امریکہ / برطانیہ / یورپی یونین کمیشن / ایس اے ایم اے گرانٹس |
| 0.0   | 743.3   | نقل و حمل میں اعانت   |
| 4,599.5   | 7,634.9 | کل  |
| ماخذ: بینک دولت پاکستان   |         |   |

**شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر**  
مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری و مالی کھاتوں میں بگاڑ کے اثرات کی عکاسی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی اور پاکستانی روپے پر دباؤ کی صورت میں ہوتی ہے۔ خصوصاً، آخر دسمبر 2011ء تک زرمبادلہ کے سیال ذخائر کم ہو کر 16.9 ارب ڈالر پر آ گئے جو آخر جون 2011ء میں 18.3 ارب ڈالر تھے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 2 ارب ڈالر کی کمی آئی جبکہ جدولی بینکوں کے ذخائر میں 0.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا (جدول 5.2)۔<sup>65</sup>



جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران مجموعی بیرونی کھاتوں میں کمزوری اور اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے باعث امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر 4.4 فیصد گر گئی (شکل 5.3)۔ اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ذخائر میں کمی نے بازار مبادلہ میں منفی احساسات پیدا کیے جس کی وجہ سے روپے کی قدر بہت تیزی سے کم ہو گئی۔

نامیہ موثر شرح مبادلہ کے لحاظ سے جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران روپے کی قدر میں 0.7 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 4.4 فیصد کم ہوئی تھی جبکہ یورو اور پاؤنڈ کے مقابلے میں قدر بالترتیب 8.5 فیصد، 6.5 فیصد اور 0.2 فیصد گری تھی۔ مذکورہ کرنسیوں کے مقابلے میں قدر میں ہونے والی نامیہ کمی کا سبب عالمی منڈی میں ان اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کا گرنا ہے۔

حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تجارتی شرائط کی شرح ہائے مبادلہ اور صارف اشاریہ قیمت گرانی دونوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اور حقیقی موثر

<sup>65</sup> اسٹیٹ بینک جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران 403 ملین ڈالر کا خالص فروخت کنندہ تھا۔

| جدول 5.3: پہلی ششماہی کے دوران اضافہ / تخفیف قدر فیصد |                   |                       |      |
|---|-------------------|-----------------------|------|
| نامیہ موثر شرح مبادلہ                                 | نسبتی اشاریہ قیمت | حقیقی موثر شرح مبادلہ |      |
| میں 08ء   | 4.3               | -4.8                  | -0.7 |
| میں 09ء   | 5.4               | -7.4                  | -2.4 |
| میں 10ء   | 3.6               | -6.2                  | -2.7 |
| میں 11ء   | 6.4               | -5.1                  | 0.9  |
| میں 12ء   | 3.7               | -0.7                  | 3.0  |

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شرح مبادلہ سے کسی ملک کی مسابقت ظاہر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اسے بیرونی شعبے کے اہم اظہارِیے کے طور پر بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔

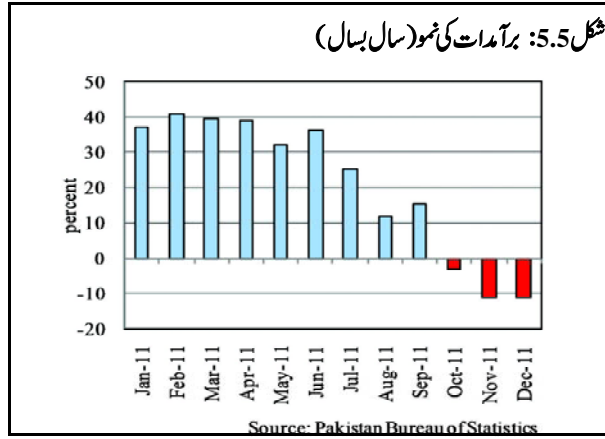
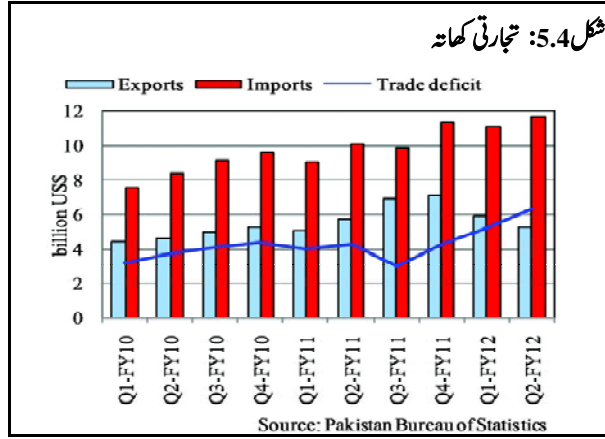
مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ میں تخفیف قدر کے اثرات تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں پاکستان میں گرانہ کی بلند سطح نے زائل کر دیے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں نسبتی اشاریہ قیمت میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اس لیے زیر جائزہ مدت کے دوران حقیقی معنوں میں پاکستانی روپے کی قدر میں 3 فیصد کا اضافہ ہوا (جدول 5.3)۔

#### 5.4 تجارتی کھاتہ<sup>66</sup>

درآمدات میں پائیدار نمو اور برآمدات میں سست روی کے نتیجے میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارے میں 38.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (شکل 5.4)۔ درآمدات میں اضافے کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی درآمدات کا بڑھنا ہے کیونکہ ان کی مقدار اور قیمتوں دونوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ دوسری جانب برآمدات میں سست روی کا سبب ٹیکسٹائلز کی کم ہوتی مقدار ہے۔

#### برآمدات

جولائی تا دسمبر میں 12ء کے دوران برآمدات میں 3.6 فیصد کی معمولی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 18.7 فیصد کی متاثر کن نمو دیکھی گئی



تھی۔ کپاس کی گرتی ہوئی قیمتوں، توانائی کی مسلسل قلت اور امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر مرس 12ء کے دوران برآمدات میں سست روی جاری رہنے کا امکان ہے (شکل 5.5)۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ رواں مالی سال کے دوران برآمدات تقریباً 3 فیصد کم ہوں گی۔

<sup>66</sup> تجارتی کھاتے کا تجزیہ پی بی ایس کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے مبادلہ کے اعداد و شمار سے مختلف ہے۔



| جدول 5.4: برآمدات کی کارکردگی (جولائی تا دسمبر) |                        |       |       |       |
|---|------------------------|-------|-------|-------|
| نمو (فیصد)                                      | قدر اب امریکی ڈالر میں |       |       |       |
|   | م 11ء                  | م 12ء | م 11ء | م 12ء |
| غذا   | 1.6                    | 1.9   | 9.0   | 66.2  |
| ٹیکسٹائل  | 6.3                    | 6.0   | 73.4  | -68.7 |
| پتھر و لیم                                      | 0.6                    | 0.6   | 11.3  | -9.4  |
| دیگر اشیا ساز                                   | 1.9                    | 2.1   | 4.4   | 58.9  |
| دیگر  | 0.5                    | 0.7   | 1.8   | 53.0  |
| مجموعی برآمدات                                  | 10.8                   | 11.2  | 100   | 100   |

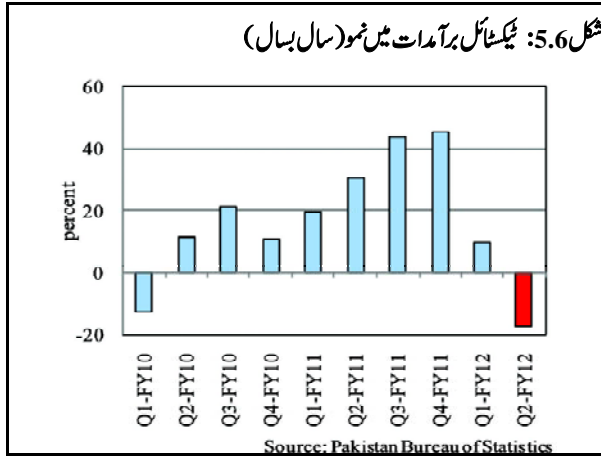
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدی نمویں کی کا اہم سبب ٹیکسٹائل برآمدات کا سکڑنا ہے۔ گزشتہ برس ہونے والی نمویں ٹیکسٹائلز کا حصہ 73 فیصد سے زائد تھا لیکن اس سال یہ منفی رہا گو کہ مجموعی غذائی اشیا اور دیگر اشیا ساز گروپوں کے مثبت حصے نے اس کمی کی بڑی حد تک تلافی کردی تھی (جدول 5.4)۔

غذا اور دیگر اشیا ساز گروپوں میں مچھلی، پھل اور سبز یوں، جوتوں، طبی و جراحی آلات، کیمیکلز و دوا سازی میں گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم چاول، قالین اور پتھر و لیم مصنوعات کی برآمدات کم ہو گئیں۔

#### ٹیکسٹائلز

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 4.8 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ برس 25.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کے سکڑنے کی اہم وجہ سال کی دوسری سہ ماہی میں برآمدی مقدار کا کم ہونا ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے

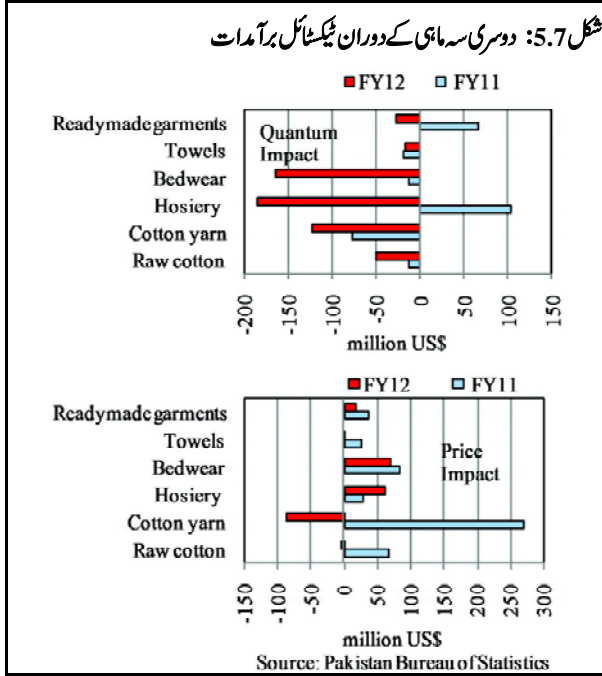


دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 9.9 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی تھی (شکل 5.6)۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی کمی میں طلب و رسد دونوں عوامل نے اہم کردار ادا کیا تاہم رسد زیادہ اثر انداز ہوئی۔ رسد کے لحاظ سے توانائی کی بدتر ہوتی صورتحال (خصوصاً گیس) ٹیکسٹائل شعبے کی پیداواری سرگرمیوں میں اہم رکاوٹ ثابت ہوئی۔ خاص طور پر فیصل آباد میں ٹیکسٹائل صنعت کی صورتحال زیادہ ابتر رہی جس کا ٹیکسٹائل سے متعلقہ برآمدات میں خاصا حصہ ہوتا ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے علاوہ شہر کوئٹہ رتی گیس کی پہلے سے زیادہ قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

چونکہ یوروزون کی معیشتیں مشکل حالات سے نکلنے کی جدوجہد کر رہی ہیں اور امریکہ کی معاشی بحالی میں سست روی کا امکان ہے اس لیے بین الاقوامی مالی اداروں نے عالمی معاشی شرح نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں کمی کردی ہے۔<sup>67</sup> مذکورہ دونوں معیشتوں کی طلب میں کمی کے پاکستان جیسی چھوٹی ابھرتی ہوئی معیشتوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ طلب میں کمی یورپی یونین اور امریکہ دونوں کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کی شکل میں واضح طور پر نظر آنے لگی ہے۔ مذکورہ صورتحال مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں رہی کیونکہ اس میں مقدار کے ساتھ ساتھ قیمتوں کا اثر بھی منفی ہو گیا تھا (شکل 5.7)۔

67 عالمی معاشی امکانات جنوری 2012ء





طلب میں کمی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اس شعبے کے طویل مدت سے تصفیہ طلب ساختی مسائل کو حل کرے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ نجی شعبے کی موثر شرکت یقینی بناتے ہوئے ٹیکنالوجی کی تازہ کاری، معیارات کو ترقی دینے، مہارت میں بہتری لانے کے منصوبوں اور انفراسٹرکچر بہتر بنانے کے لیے وسط تا طویل مدتی حکمت عملی وضع کرے۔

#### غیر ٹیکسٹائل برآمدات

جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں 15.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ غذائی برآمدات میں 17.6 فیصد اور دیگر اشیاء سازوں میں 13.4 فیصد نمو ہوئی۔ اس میں بڑا حصہ بلند قیمتوں کا ہے کیونکہ بیشتر غیر ٹیکسٹائل اشیاء کی مقدار میں زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی (جدول 5.5)۔

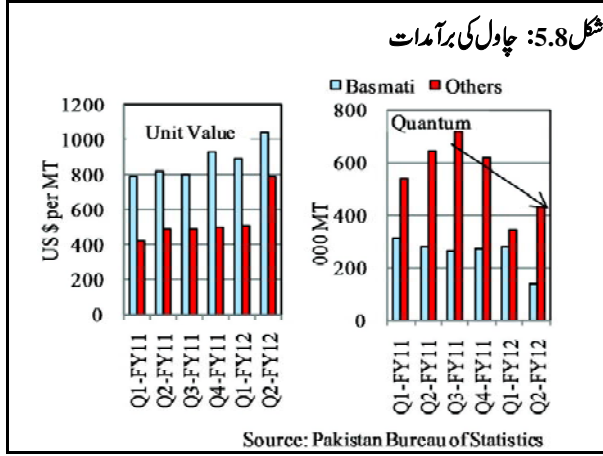
**جدول 5.5: غیر ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا دسمبر سال 12ء)**

| مقداری اثر | قیمت کا اثر | ملین امریکی ڈالر     |
|------------|-------------|----------------------|
| 224.3      | -333.4      | چاول                 |
| 74.3       | -172.6      | پتھر و لیم مصنوعات   |
| 6.8        | -29.9       | چمچے کے تیار مابوسات |
| 34.4       | -46.8       | سینٹ                 |
| 63.1       | -68.8       | ادویات               |
| 8.4        | -12.4       | دستانے               |
| 44.0       | -32.2       | پچل                  |
| -7.9       | 33.3        | چمچے کے دستانے       |
| 45.2       | -1.8        | پلاسٹک کا مواد       |
| 83.6       | -25.6       | ٹخوں ایندھن          |

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں عام طور پر مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے جزچہ اول کسی برآمدات مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 10.7 فیصد تک گر گئیں جس کا سبب مقدار میں کمی ہے (شکل 5.8)۔ چاول کی برآمدات میں کمی کا باعث بننے والے کئی عوامل ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- یورو کے علاقے کی طلب میں کمی
- بھارت کی جانب سے چار برس بعد غیر باسستی چاول برآمد کرنے کی اجازت دینے کے فیصلے نے عالمی رسد کو بڑھا دیا۔ پہلے سے موجود وافر ذخائر اور بھارتی کرنسی کی قدر میں حالیہ کمی کے باعث بھارت غیر باسستی چاول بہت کم نرخوں پر فروخت کر رہا ہے۔



- سست روی کا ایک جزوی سبب چاول کے کارخانوں کو درپیش بجلی کی قلت ہو سکتی ہے۔

تاہم مارچ 2012ء میں بھارتی حکومت کی جانب سے انتخابات سے قبل چاول کی خریداری میں اضافے کے باعث صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں عالمی رسد میں کمی سے پاکستانی برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اس سے قطع نظر قابل برآمد فاضل ہونے کے باوجود مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں ممکنہ کمی کے باعث امکان ہے کہ ملک پورے سال کے لیے چاول کے مقررہ 2.5 ارب ڈالر کے ہدف کو پورا نہیں کر سکے گا۔

| جدول 5.6: برآمدی کارکردگی (م 12ء) |              |               |              |               |
|-----------------------------------|--------------|---------------|--------------|---------------|
| فیصد                              |              |               |              |               |
| نمونہ حصہ                         |              | سال بسال نمو  |              |               |
| دوسری سہ ماہی                     | پہلی سہ ماہی | دوسری سہ ماہی | پہلی سہ ماہی |               |
| -12.5                             | 4.0          | -12.4         | 7.2          | غذا           |
| 15.9                              | -8.5         | 18.7          | -12.9        | مشینری        |
| -6.0                              | 1.2          | -16.1         | 5.2          | ٹرانسپورٹ     |
| 45.1                              | 70.6         | 22.3          | 62.6         | پتھر و نیم    |
| 2.0                               | -0.3         | 4.8           | -0.9         | ٹیکسٹائل      |
| 16.4                              | 17.3         | 18.2          | 24.0         | زرعی و کیمیکل |
| 3.6                               | 1.9          | 9.0           | 6.3          | دھاتی         |
| -1.0                              | -0.9         | -6.1          | -9.7         | متفرق         |
| 100                               | 100          | 15.1          | 23.1         | کل            |
| ماخذ: پاکستان دفتر شماریات        |              |               |              |               |

بلند قیمتوں کے باوجود پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گردش قرضے کے مسئلے نے ریفائنریوں میں درآمدات کی گنجائش کو محدود کر دیا ہے۔

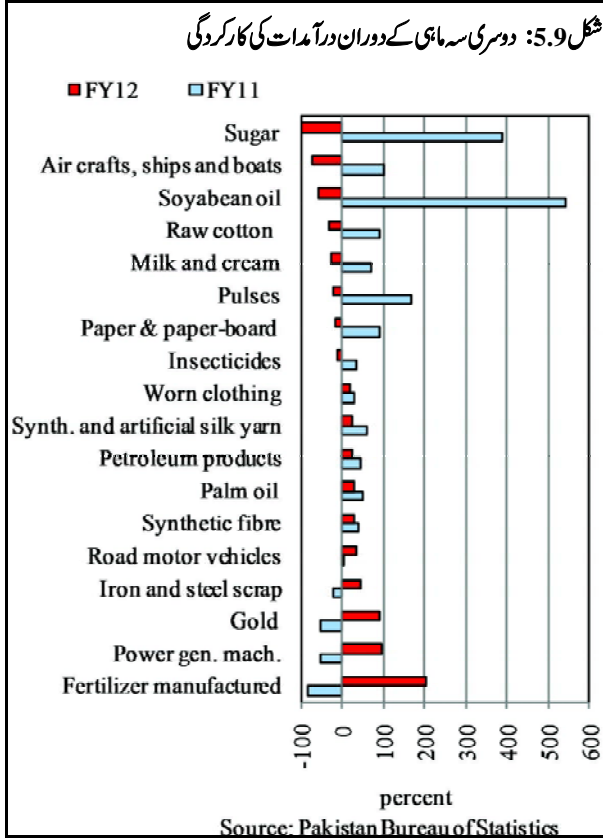
#### درآمدات

درآمدات میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نمو جاری رہی اور 14.8 فیصد کی سال بسال نمو

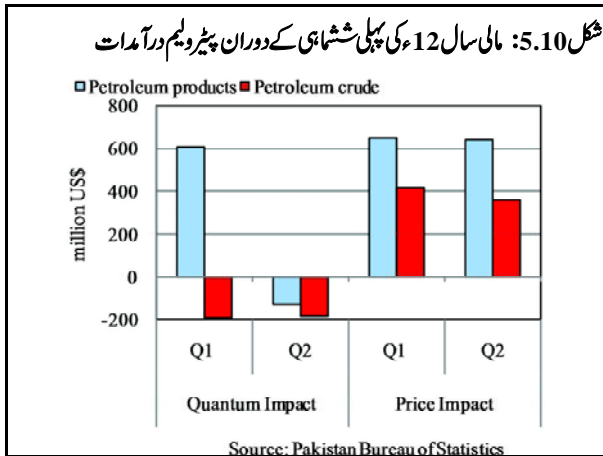
ہوئی۔ درآمدی بل کے بڑھنے کا اہم سبب تقریباً تمام مصنوعات کی درآمدی قیمتوں کا بڑھنا ہے جبکہ اس مدت کے دوران درآمدی مقدار کم ہو گئی۔

اس نمونے میں سب سے بڑا حصہ پیٹرولیم گروپ کا ہے جس کے بعد زراعت، دیگر کیمیکل گروپ اور مشینری گروپ کا نمبر آتا ہے (جدول 5.6)۔

اعداد و شمار بلحاظ جنس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں سب سے زیادہ سال بسال نمو کھاد کی درآمد میں دیکھی گئی (شکل 5.9)۔ خصوصاً بلند قیمتوں اور مقدار میں اضافے کے باعث کھاد کی درآمدات میں 286.3 فیصد (202 ملین ڈالر) کا اضافہ ہوا۔ گیس کی قلت کے باعث کھاد کی ملکی پیداوار میں کمی کا نتیجہ اس کی بلند درآمدات کی صورت میں برآمد ہوا۔



پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 24.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مطلق لحاظ سے، پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں 2.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جس میں 2 ارب ڈالر قیمت کے اثر کی وجہ سے بڑھے۔ مقدار کے لحاظ سے مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی آئی جبکہ پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں اضافہ ہوا تھا (شکل 5.10)۔ پیٹرولیم مصنوعات کے گروپ کی درآمدی مقدار میں سست روی کا سبب گردش قرضے کا مسئلہ ہو سکتا ہے جس نے ریفائنیوں میں درآمد کرنے کی صلاحیت محدود کر دی۔



مشینری کی درآمدات میں مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 19 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 12.9 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ زمرہ وار اعداد شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعمیرات، برقی و بجلی پیدا کرنے کی مشینری کی درآمدات بڑھی ہیں اور اس نے ٹیکسٹائل و زرعی مشینری میں ہونے والی منفی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ کپاس کی اچھی ملکی فصل کے باعث خام کپاس کی درآمد میں کمی واقع ہوئی۔

اسی طرح، مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چینی کی درآمدات تیزی سے گریں اور ان میں 97.3 فیصد کمی آئی جس کی وجہ ملک میں چینی کی بہتر پیداوار ہے۔